نظرات

علامہ اقبال کے انگریزی خطبات مدراس عصر حاضر کا علم کلام ہیں، جو بین اسلامی معتقدات و اعمال پر علوم جدیدہ اور قرآن و حدیث کی روشنی میں نہایت دقیق اور غامض کلام کیا گیا ہے اور علماء کے ایک طبقہ کو ان خطبات کے بعض حصّوں پر اعتراض بھی رہا ہے، اس بنا پر اقبال انسٹی ٹیوٹ، کشمیر یونیورسٹی، سرینگر کے ڈائرکٹر پروفیسر آل احمد سرور کی فرمائش پر راقم الحروف نے گذشتہ ماہ نومبر کے پہلے ہفتہ میں "خطبات اقبال کا جائزہ اسلامی نقطۂ نظر سے" کے زیر عنوان اقبال انسٹی ٹیوٹ میں چار لکچر دیئے، پہلے دو لکچروں میں علامہ نے ابتدائی چار لکچروں میں جو کچھ وحی، وجود و ذات وصفات باری تعالیٰ، روح، برزخ، موت، حشر و نشر، اور عبادت و قرب الٰہی سے متعلق فرمایا ہے اس کی تشریح و توضیح کی گئی تھی۔ تیسرا لکچر ان اعتراضات کے جائزہ اور ان پر تنقید و تبصرہ کے لیے مخصوص تھا جو خطبات پر عموماً اور علامہ کے تصور جنت و دوزخ پر خصوصاً وارد کیے گئے ہیں، چوتھے لکچر کا عنوان تھا: "الاجتہاد فی الاسلام" اس میں علامہ نے چھٹے لکچر میں اجتہاد پر جو کلام کیا ہے اس پر نقد و تبصرہ کرنے کے ساتھ اجتہاد کے منہاج اور طریقۂ کار پر گفتگو کی گئی تھی، ان چار لکچروں کے لکھنے میں خاصی محنت کرنی پڑی تاہم اس کا فائدہ یہ ہوا کہ ایک کام جو اب تک نہیں ہوا تھا اور ہونا چاہیئے تھا وہ ہوگیا، یوں تو یہ لکچر کیا؟ علامہ اقبال نے خود اپنے خطبات کی نسبت کہا ہے کہ یہ خطبات حرف آخر نہیں ہیں، بلکہ عقل و فکر انسانی کا عمل ارتقا پذیری برابر جاری ہے اور جاری رہے گا۔ اس بنا پر اسلامی حقائق جو ازلی اور ابدی ہیں ان کی تعبیر اور تشریح و توضیح کے لیے نئے نئے